گوزرد ہوتے رہے اور اخیر میں کیتھولک بائبل کو دکھا دینے سے بات کو ایک دم پی گئے ورنہ واللہ ہے اگران کا یے کرتوتون کی خواہ ایک ہی در جن کیون نہ ہوتی اُلٹا وکیل اسلام ہی کو ذلیل و بدنام بنا کر رہتے کیونکہ اُنہین تو اپنا اُو سیدہا کرنے اور تنخواہ کے ٹکے ہٹورنے کی ہے انکی بلا جانے کہ بائبل کیسی کتاب ہے۔

مگر اُس روز سے شک نہین کہ کچھ میری ہی اکڑفون چار ایک گز ترقی کر گئی تہی کیونکہ سب کے پاس ان عیسائی مناودون کو ذرا آئینہ دکھلا کر دبا لینے کا ایک بین ثبوت ہاتھہ مین تہا۔ مگر جناب اب کے جو لنڈن شہر مین دنیا بھر کے بڑے بڑے نامی گرامی عیسائی پادریون کی کمیٹی بائبل کا نیا ترجمہ کرنے کے لئے ہوئی تو اُنہون نے جو اب نیا ترجمہ (ریوائزڈ ورشن) کیا ہے اُسکے جملہ حاشیے پر ہر جعلی فقرہ پر نشان لگا لگا کر لکھدیا ہے "کہ یہ جملہ چار ہزار فقرات جو موجودہ بائبل مین بھرا پڑا ہے یہ اصلی کتاب کے مضمون مین ہرگز موجود نہین یہ محض جعلی اور بناوٹی ہے۔ بس اب رہی ہی جو موجودہ بائبل کی مٹی خوار مع ان ہندوستانی عیسائیون کے ایمان کی ولائت والی پادریون کی اس کمیٹی والے ترجمہ نے کی ہے اُسنے تو ان بیچارون کے ساتھہ حد ہی کر دی سر پکڑے ہوئے اب تو رات دن اُنکی زبان پر یہی جاری ہے کہ ہائے یہ بائبل کیسی کتاب ہے"

چند سال ہوئے ہین جبکہ جزیرہ پی نانگ مین میری ایک فرنچ پریز بیٹیری فرقہ عیسائیون کے پادری سے گفتگو ہوئی تو اثنائے گفتگو مین اُسنے مجھسے کہا کہ آپ کیتھولک اور پروٹسٹنٹ بائبلون کا اختلاف اعظم کا ذکر جو میرے سامنے فرما رہے ہین سو گو درست ہو مگر ہم تو خود ان دونون بائبلون کے ماننے والون کو کافر جانتے ہین۔ فرق اگر ہے تو فقط اتنا کہ کیتھولک تو کافر ہین اور پروٹسٹنٹ اکفر۔ اور یہ خیال اب اتنا آپ خود فرمالین کہ بائبل کیسی کتاب ہے" مجھے کچھ ایسے فقرات سنکر قدرے ملال ہوا مگر اُسنے اپنی طرف سے ایک آسان مگر زبردست دلیل اس امر کیلئے یہ بیان کی کہ یہ ہر دو فرقے مسیح کی نسبت یہ تو مانتے ہین کہ وہ ہمارے گناہون کے لئے کفارہ ہوا مگر ایسا اعتقاد رکہتے ہوئے بھی اپنے آپ کو گنہگار ضرور ہی تسلیم کرتے ہین اور یہ دونون باتین نقیض ہین

کیونکہ جب ہم نے گناہ کا معاوضہ اور بہتر سے بہتر معاوضہ بلکہ گنہگار آدمیون کے بدلے خدا کا اکلوتا بیٹا دیدیا اور پہر دسپر بہی اگر ہم اب بہی گنہگار کے گنہگار رہی رہے تو یہ ہمارے معاوضہ و کفارہ دینے پر بیس ہزار . . . اور ایسی غلطی مین ڈالکر دہوکہ دینے سے معاوضہ لینے والے پر چالیس ہزار . . . یا تو کہین کہ ہم نے کفارہ فدیہ یا یہ تاوان اپنے گناہون کا نہین دیا تو تو ہم اُن کو محمدی سمجھین گے۔ ورنہ اس امر کا اقبال کرین کہ چونکہ گناہونکا فدیہ دے چکے ہین اسلئے ہم اب ہرگز گنہگار نہین جیسا کہ ہم ختنہ کہ جس قسم کے افعال ہمارا جی چاہے ہم کرسکتے ہین اب کوئی سزا ہمارے لئے نہین پس ایسی گندی نقیض در نقیض تعلیم دینے والی جوردی سے بدتر کتاب ہو اُسکی نسبت عاقلاں خود میدانند کہ بائبل کیسی کتاب ہے" تب مینے اس پریز بیٹیری فرقہ کے فرنچ پادری کو کہا کہ بہائی ہم تو سبھی ایسے ہی جانتے ہین کہ تم تینون ہی کافر ہو۔ افسوس مضمون کی طوالت نے ہمین مجبور کیا ورنہ . . . گر . . . ہمین بہی کسی عیسائی نے ایسا ہی سوال . . . تو ہم انشاء اللہ العزیز بتا دینگے کہ بائبل کیسی کتاب ہے۔

محمد ابراہیم وکیل اسلام و ناظم انجمن مجاہدین اسلام پنجاب محلہ سادھوان لاہور۔

ہان مسٹر اکبر مسیح بتلا دینگے کہ بائبل کیسی کتاب ہے؟ (مسلمان)

ایک ضروری عرضداشت

(از جناب مولوی ابو رحمت حسن صاحب . . .)

ہندوستان قدیم الایام سے چہوٹے چہوٹے راجاؤن کی حکومت مین رہا جو کہ انہی مین کے تھے۔ اور حاکمی اور محکومی کے سوا اس مین فرق نہ تہا جب کے مذہبی تفرقہ پیدا ہوا جبہی سے سلسلہ پابندی پہیلا جس مذہب کا بادشاہ یا راجا ہوا اس مین آزاد اور دوسر مین پابند رہا طوائف الملوکی کی حالت مین بھی اسے کبھی آزادی نصیب نہوئی اب امن کے بہاگ جاگے حکومت کی عنان ہماری گورنمنٹ کے ہاتھہ آئی اسلئے اسے آزادی کا پورا حق

اور قفس پابندی سے نکلکر اسکا طوطی بہی بولا اور پر پرزے سنوار کر اڑاریان مارنے لگا پرون کے کمزور پڑجانے کے سبب ایک مدت مدیدہ کے بعد لسے پرواز نصیب ہوا اور کچہہ کچہہ بام دنیا کا نظارہ آنکہون مین آیا لیکن جن قومون کے پر پرزے ہمیشہ سے درست تہے قفس آزادی نے ان کے بازؤن کو نہین توڑا تہا وہ ہندوستان مین آزادی سستی ہی سمندرون کے پارسے اڑکر کہیت کہیت پر آنمودار ہوئے اور سرکار سے جو نعمت ہمین عطا ہوئی تہی اس سے نفع اُنہون نے اٹہایا ہماری اندہے کی طرح جہپک لگگی کہ جو اُسکی آنکہین کہل جانیکے بعد اس مین باقی رہجاتی ہے اور خصوصاً اہل اسلام مین تاحال باقی ہے اور اسیواسطے انہون نے اس سے فایدہ حاصل نہین کیا۔

یہ عام قاعدہ ہے کہ امیر کی ہان مین ہان ملانے والے صدہا ہوجاتے ہین اور جو کام اکیلا ایک امیر کرسکتا ہے سو وہ غریب نہین کرسکتا۔ کجا آفتاب اور کجا ذرات۔

ہمارے داہین بائین ممالک غیر کی عیسائی یونی ٹیرین۔ رومن کیتہولک۔ پروٹسٹنٹ مکتی فوج۔ اسکاچ مشن۔ امریکن مشن۔ چرچ مشن۔ جرمن مشن۔ جرمن جمنا مشن وغیرہ آزادی کی بہارین لوٹتی ہوئی ہمین عیسائی بنانے کی کوشش کر رہی ہے وہ یورپ فرانس اور جرمن اور امریکہ مین کے چند امیرون کے کہڑا ہوجانے سے ہندوستان تشریف لائے اور بڑی جرأت اور تیزی کے ساتھ نمایان کارروائیان کرکے دکہلا رہی ہے۔

اُنہی کی دیکہا دیکہی آریون نے بہی حرکت کی اہل اسلام پہ بےپر کی اڑانے اور مسلمانو کو منترون کے زور سے آریہ بنانے لگے پرانی پابندی (چہوت)+ کو توڑ موڑ کر رکہدیا۔ مسلمانون کے سرپرست ہماہین تو یہ ہین ظل خدا ہین تو یہ ہین اور یہ سب کچہ اسی آزادی کا طفیل اور چار مالدارون کے کہڑے ہوجانے کا صدقہ ہے۔

+ سوامی دیانند تو چہوت کے قائل ہیں (مسلمان)

مسلمان موجودہ حالت مین کہ ان دونون سے گرے ہوئے اور سب طرح سے لاچار ہین تو فقط اسی وجہ سے کہ ان کے پرون مین اڑنے کی ذاتی طاقت نہین اور دولتمند گروہ ان کی مدد نہین کرتا اور مذہبی گاڑی انہی دو نون پہیون یعنے علم اور دولت سے ہی چلتی ہے۔ ہمارے اکثر دولتمند تو ان کامون مین مصروف ہین جنکا تذکرہ اس سے عبد اشت

مین لانا زیبا نہین اور اکثر ایسے ہین کہ انہین اپنے مذہب دین اسلام کی اتنی بہی محبت نہین کہ جتنی ایک ہندو کو ایک ادنی حیوان گائے سے ہوتی ہے کہ وہ اسکے بچانیکے لئے صدہا روپیہ خرچ کرڈالتا ہے۔ اور یہہ دینی کامون مین ایک حبہ بہی نہین خرچتے اور جتنی ارد پر سفیدی ہوتی ہے انہین اتنی بہی اپنے بہائی مسلمان کی قدر نہین کہ جب کوئی ان مین سے کم ہوجاتا آریہ وغیرہ بن جاتا ہے تو اسکے واپس لانے یا پس ماندہ بہائیون کو قایم و محفوظ رکہنے کی تدبیر نہین کرتے بلکہ یہ کہکر خاموش ہو رہتے ہین کہ وہ ننگ اسلام تہا* اور ہم اس سے زیادہ باتون مین ہین بلکہ عضو بیکار کی مانند ہین کہ حس و حرکت مطلق نہین رکہتے الاماشاءاللہ بعض افراد ایسے ابہی باقی ہین کہ جن کی برکت سے کچہہ روشنی نظر آتی ہے اور پردہ ڈہک رہا ہے نمونے کے طور پر مجہسے اپنے دوست کا نام یاد آگیا یعنے نواب ابن نواب سید آغا علی صاحب کریم الاخلاق عمیم الاحسان وغیرہ بالفرض ایسے حضرات کا وجود باجود نہوتا تو ہاتہہ پسارا نظر نہ آتا اور دین کے چور اور خائن دن دوپہر کو دولت ایمان لوٹ لیتے۔

* اس کا دائرہ اسلام سے خارج ہوجانا ہی بہتر ہوا۔ علاوہ ازین ان مین وہ ننگ اسلام تہا۔ م

ایک اور بہی بات ہے کہ سنت اللہ کے موافق آجکل دین اور دین کی کوشش غریبون مین ہی نظر آتی ہے اور انہی کو اس سے خاص دلچسپی ہے چنانچہ صبح کر شام تک چار پیسے کماتے ہین وہ خود کہاتے اور ایک قومی کامون مین اور ایک دینی کامون مین لگاتے ہین۔

علما کا طبقہ تین طرح پر تقسیم ہے ایک تقلید پسند وہ تو یہی چاہتے ہین کہ اسی لکیر کے فقیر رہین جتنی باتین باپ دادی سے چلی آتی ہین ان کے پابند رہین ان سے باہر نہ جائین ان کے زعم مین آزادی دین اور دنیا کی بربادی ہے۔

دوسرے تجدیدی یورپ و یونان امریکن اور جرمنی ایسی چیز کی تجدید کرتے ہین کہ جس سے انکی ذات کو بہی اور تمام اولاد آدم کو فایدہ پہونچے۔

اتہیاست وغیرہ کا وہ مسئلہ طب کا وہ نسخہ نکالین گے کہ جسکے ماننے مین سراسر دارین کے فوائد ہون اور آلات و اسباب و قراین سے ثابت ہوسکے اور ہماری تجدید

پسند کیا غضب ڈہلتے ہین کہ ایسا مسئلہ نکالتے ہین کہ جس سے خود بڑے مشہور ہون اور دنیا آپس مین لڑ مرے مثل کے طور پر میان حسن نظامی کا ہندوستان مین رام چندر اور کرشن جی کو پیغمبر بنانا اور مرزا غلام احمد صاحب کا پیغام صلح مین یہ لکھنا کہ ہم خدا سے ڈر کر ویدون کو کلام الٰہی مانتے ہین -

اس تازہ ایجاد کی بدولت جب رام چندر اور کرشن جی رسول ٹہیرے تو رام لیلا اور دسہرا اور ہولی دیوالی بہی سنت ہوئی محرم کی طرح اسکا ماننا بہی واجب ہوا پہر کس منہ سے وہ ہندؤن کا رد کر سکتے ہین جبکہ ویدون پر اور ہندؤن کے پیغمبرون پر انکا خود ایمان ہے - (مسلمان) اکیا امام حسین کو ماننے سے تعزیہ کا ماننا لازم آتا ہے کہ رامچندر جی کو ماننے سے ہولی وغیرہ کا الزام دیا جائے؟ لہذا یہ الزام غلط

تیسرے معمولی کارروائی والے اصحاب جو آئے دن ہر شہر مین ایک نئی انجمن اسلامیہ کہڑی کر کے اپنی ناتجربہ کاری سے مسلمانون کا مال برباد کر دیتے ہین قومی اور مذہبی کام کرنے بالکل نہین جانتے لوگ اُن کو ہمدردان قوم و دین سمجہ کر نقد و مال دیتے ہین اور وہ کمال بے رحمی سے اڑا دیتے ہین جسکے باعث ان کی وقعت قومون مین بالکل نہین رہتی اور وہ مذہبی مقتدا ہو ہی نہین سکتے اس لئے مسلمانون کی یہ کروٹ بہی گری ہوئی نظر آتی ہے -

لہذا ضروری ہوا کہ ہم آزادی کے فوائد از لوگون کی رائے سے حاصل کرین اور قومی کام کو قوم کے مشورہ سے کرین یعنے جو مربیان قوم مشورہ دین اسکے پابند ہون اور مذہبی امور مین اہل علم کے پابند رہین اور مخالفون کی یورشین مٹانے کیلئے سب سے انسب داو لئے یہ ہے کہ تمام قوم کے بزرگ اول اُس مسئلہ کو پاس کرین کہ دین اسلام کوئی ضروری چیز ہے یا نہین اگر ہے تو مخالفان کی دست برد سے اس کے بچانے کی ترکیب کیا ہے اور سردست ان بہائیون کے لئے کیا بندوبست کرنا چاہئے کہ جنکے سر پر آریہ صاحبان چہڑیان جہنؤ لئے کہڑے ہین جو ایسے پاس ہو اسکی فکر بہت جلد سب مل جلکر کرین کیا مسلم لیگ اور دار الندوہ اور دار العلوم کا بندوبست ہماری قوم کے بزرگ کر سکتے ہین اور دینی امور کا نہین کر سکتے ہان ضرور کر سکتے ہین انشاء العزیز میری اس تحریک پر

ضرور ہی قوم متوجہ ہوگی اور تدبیر سے کام لے گی اور جب کہ ہمارے سامنے ہر فرقہ والے پورے طور سے آزادانہ مذہبی خیالات کی اشاعت کر رہے ہین تو کوئی وجہ نہین کہ ہم محروم رہین - اور فائدہ نہ اٹہائین اور جبتک کوئی رائے قایم نہو ایک راہ نہ نکلے جب تک ذیل کے اصحاب کے مشورے سے انجمنین کام کرین انشاء اللہ العزیز کامیابی ہوگی :-

نمبر ۱ - مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل امرتسری - نمبر ۲ - شیخ اللہ دین واعظ دنصاری لودہانہ نمبر ۳ - کاتب الحروف -

کفار کے مقابل نامبردہ اصحاب کو مشاقی حاصل اور کمال تجربہ ہے اور جب تک ان حضرات کا شمول نہوگا ممکن نہین کہ آپس مین لڑوانے والے اور مسجدون مین وعظ کہنے والے اور مرثیہ خوان و قوالی والے علما و فضلا کے ذریعہ انجمنین کامیابی حاصل کرین مثل ہے کہ ؎ ناآزمودہ کند کارہا -

آجتک جو انجمنون کو کامیابی نہین ہوئی تو اسکا سبب یہی ہوا کہ اہل تجربہ سے مشورہ نہین کیا کام نہین لیا اور خود رائی سے ایسے واعظ جمع کر لئے کہ جن کو مخالفون کے روبرو کہڑے ہونیکی بہی طاقت نہین -

الحاصل اے مسلمانون اگر تم نے کوئی کام کرنا ہے یا آزادی سے فائدہ اٹہانا ہے تو میری اس تحریک کو قبول فرما کر جلد انتظام کر لو اور جس وقت باقاعدہ محمڈن مشن ہو جائیگی اور حسب منشا کام ہونا شروع ہو جائیگا تو یقین جانتا عرصہ تین چار ماہ مین ہی یہ انجمن اس قدر ترقی کر جائیگی کہ اسکے واعظ یقیناً یورپ اور امریکہ وغیرہ مین وعظ فرماتے ہوئے دین حق کی نعرے لگاتے ہوئے نظر آئین گے اور جو ہمارے مخالف کارروائیان دکہلا رہے ہین وہی ہمارے واعظ کر دکہائین گے - فقط ؎

صدائے عام ہے یاران نکتہ دان کیلئے

ابو رحمت حسن اسلامیہ آرٹ سکول کانپور ۱۳ جنوری ۱۹۰۹ء -

مسلمان :- دہلی مین انجمن ہدایت الاسلام ہے جسکا کام بہی جاری ہے کیون نہ اُسی کو ترقی دی جائے اور لاہور مین ایک جدید انجمن مجاہدین اسلام قایم ہوئی ہے اسی کو

برہانئے کی شاخ نکالنے کی کیا حاجت ہے۔ ہم ان انجمنون کے منتظمون سے سفارش کرتے ہین کہ مولوی صاحب کی خدمات سے فایدہ اٹھائین ٭

٭٭

چھیڑ خوبون سے چلی جائے اسد
گر نہین عشق تو وحشت ہی سہی

نیوگیون نے اپنی پیدائیش سے لیکر آج تک جس قدر اعتراضات اسلام پر کیے ہین۔ اگرچہ اہل اسلام کی طرف سے ان کے سینکڑون جواب لکھے جا چکے ہین۔ اور ایک ایک مضمون کی ہزار ہزار دہجیان اُڑ چکی ہین لیکن انہین بھی ٹلنکے تڑوانے کا کچھ ایسا شوق چرایا ہوا ہے کہ انہین پرزون کو جوڑ کر پھر سامنے دہر دیتے ہین لہذا انکی نازبرداری کیلیے ہمین بھی تھوڑا بہت دست شفقت پھیرنا ہی پڑتا ہے۔ چنانچہ ایک نیوگی مہاشہ آریہ مسافر اکتوبر ۱۹۰۸ء صفحہ ۵ پر پھر وہی پرانا گھڑاگ دہراتے ہین :-

قولہ ہمارے مسلمان ہمعصر محمدی کے لفظ پر بہت چونکتے ہین۔ وہ کہتے ہین جبکہ لفظ اسلام موجود ہے تو پھر محمدی لکھنا ضرور نہین اب ہم ان سے دریافت کرتے ہین۔ کہ کیا ان کے نزدیک محمدی کا لفظ تحقیر کا ہے الخ

عبدہٗ یہ محض آپ کی نیوگی افترا پردازی ہے۔ کوئی مسلمان اس مبارک لفظ سے رنجیدہ نہین ہوتا۔ بلکہ وہ اس انتساب کو اپنے لئے باعث افتخار و مایۂ نازش سمجھتے ہین بقول شخصے ؎

گرچہ خوردیم نسبتیست بزرگ ذرۂ آفتاب تابانیم ٭٭

مسلمانون ہی پر کیا موقوف ہے سب لوگ اعلےٰ نسبتون پر فخر ہی کیا کرتے ہین یہ خصوصیت آپ ہی کے تجربے مین آئی ہے۔ کہ دیانند کو رشی اور نیوگ کو مقدس بھی سمجھتے ہین اور ان سے کتراتے جھنجلاتے اور ہچکچاتے بھی ہین حرامزادے کو اپنے باپ کا نام بتلاتے سے شاید اتنی عار نہو گی جتنی آپ کو دیانندی اور نیوگی کہلانے سے ہے۔

آخر اس کی وجہ کیا ہے؟ کیا آپ دیانند کو رشی نہین مانتے؟ کیا آپ نیوگ کو پوتر نہین جانتے؟ اگر جواب اثبات مین ہے۔ تو استعجاب اس بات مین ہے کہ پھر اس قدر پیچ و تاب کیون ہین تمہین۔

ہمارے خیال مین تو نیوگی اور دیانندی کوئی برے الفاظ نہین ہین کیونکہ نیوگی کے معنے ہین نیوگ کے (مقدس ہونیکے) قائل اور دیانندی سے مراد ہے دیانند (کو رشی ماننے) پر مائل (شب تاریک و بیم موج و گرداب چنین ہائل)، اس مین کوئی ؎

تحقیر نہین تکسیر نہین تقصیر نہین تصغیر نہین کچھ جھوٹ نہین بہتان نہین یہ سچی سچی باتین ہین

قولہ اگر ہمارے ہمعصر یہ کہین کہ آریہ لوگ دیانندی کے لفظ سے کیون رنجیدہ ہوتے ہین۔ تو اسکا جواب یہ ہے کہ سوامی دیانند جی ویدک دہرم کے بانی مبانی نہ تھے۔

اقول ہان جی! تو پھر بانی مبانی کون تھے۔ آپ تھے یا آپ کے باپ تھے! یہ تو ہم بھی مانتے ہین کہ سناتن ویدک دہرم دیانند سے پہلے موجود تھا اور ہے لیکن بحث تو یہ ہے کہ یہ کل کا بچہ کلجگی پنتھ جو آپ کی گودون مین شوخیان کر رہا ہے اس کا باپ دیانند کے سوا اور کون تھا ؟ موجودہ سماج کا بانی دیانند جی کو آریہ خود مانتے ہیں دیکھو ترجمہ بھومکا لالہ منشی رام صہ ۲ مسلمان)

قولہ - اگر سوامی دیانند جی کا نام آریہ سماج سے نکال دیا جائے تو آریہ دہرم پر کوئی فتور نہین پڑتا کیونکہ وید موجود ہین۔

عبدہٗ اگر دیانند کا نام آریہ سماج سے نکال دیا جائے یہ فقرہ محتاج تشریح ہے جسکو نیوگی نے عداوت اسلام کے جنون مین بے سمجھے بوجھے اگل دیا ہے ورنہ وہ کبھی ایسی جسارت نہ کرتا۔ کیونکہ اسکا حقیقی مطلب یہ ہے۔ کہ اگر دیانند کو رشی اور مصلح نہ سمجھا جائے بلکہ مفسد مخرب اور محرف وید قرار دیا جائے۔ اُس کے تمام اصولون کو خاک مین ملا دیا جائے کتابون کو جلا دیا جائے اور اس کے جمیع خدمات کو نسیًا منسیا کر دیا جائے تو آریہ پنتھ مین کوئی فتور نہین پڑتا ہے۔ مگر کیا یہ سچ ہے؟ غالبًا اسکا جواب کوئی نیوگی ہان نہین دے سکتا۔ کیونکہ اگر دیانند کی تمام کوششون کو باطل تصور کرکے حذف کر دیا جائے

تو نیوگیون کے ہاتھہ مین اسی بہانی لنگ اپچار بھیرت کے سوا اور کچھہ نہین رہیگا۔ ویدک ریلین ویدک تو ہین وید کتار بر قیان ویدک یہی ہین یہ سارا نیوگ گنگا بھی پر لوک ہی مین جا براجیگا۔ کیونکہ یہ شب اسی کے دم کی برکات ہین۔

پنتھ نکالا نام کو ان کے دے ناکو
اتنی دستو ہاتھہ سے ورنہ دیگا کھو

باقی رہا آپ کا خیر الورا صلعم کو بانی مذہب کہنا محض افترا پردازی اور نری تہمت ہے۔ کیونکہ کسی مسلمان کا آپ کی نسبت یہ خیال نہین کہ آپ بانی اسلام تھے۔ بلکہ سب آپ کو خدا کا بندہ اور رسول یعنے پیغام رسان مانتے ہین۔ اور اسلام کو وہ قدیم و حق مذہب یقین کرتے ہین۔

جو خدا تعالےٰ نے ابتدائے آدم سے اینندم تک اپنے بندون کیلئے پسند فرمایا ہے کما قال شَرَعَ لَکُمْ مِنَ الدِّیْنِ مَا وَصّٰی بِہٖ نُوْحًا وَّالَّذِیْ اَوْحَیْنَا اِلَیْکَ وَمَا وَصَّیْنَا بِہٖ اِبْرٰھِیْمَ وَمُوْسٰی وَعِیْسٰی اَنْ اَقِیْمُوا الدِّیْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِیْہِ یعنے (لوگو) اسنے تمہارے لئے دین کا وہی راستہ ٹہرایا ہے جس (پر چلنے) کا اسنے نوح کو حکم دیا تھا اور (اے پیغمبر) تمہاری طرف بھی ہمنے اسی راستے کی وحی کی ہے اور اسیکا ہمنے ابراہیم اور موسےٰ اور عیسیٰ کو بھی حکم دیا تھا کہ اسی دین کو قایم رکھنا اور اس مین تفرقہ نڈالنا۔

لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

احقر الناس عبد الحق عباس عباسی از بستی دانشمندان جالندھر

مشاعرہ

از نیوگی مسافر

اب بحث طلب مسئلہ کن فیکون ہے ... حیران ہے علم و عقل فلاطون بھی نگون ہے
یہ شعبدہ ہے یا کوئی نیرنگ و فسون ہے ... کن مین تو بس اک کاف ہے اور دوسرا نون ہے

دو حرفون کے ملنے سے یہ دنیا ہوئی کیونکر
بے مادہ اک لفظ سے ظاہر ہوئی کیونکر

اسلامی رہبر

اب معرکہ مین مسئلہ کن فیکون ہے ... جس سے علم و عقل دیانندی نگون ہے
کیونکر نہ ہو یہ راز بلا کیف و چون ہو ... نیرنگ نہین یہ نہ نیوگن کا فسون ہے

کیا دخل ہے وہان حرف کا اور صوت و صدا کا
بے کیف ہے بے کیف ہے ہر امر خدا کا

بے حرف و صدا کچھہ نہ سمجھہ سکتا تھا انسان ... اس واسطے ہی حق نے کیا ان کو نمایان
اس بہید کو کیا سمجھے گا وہ غول بیابان ... ہو عشق نیوگن مین خرد جسکی پریشان

کن شرح ہے اک سرعت انفاذ و قضا کی
محتاج نہین مادہ کی قدرت ہے خدا کی۔

تم کہتے ہو دنیا مین نہین کچھہ بہی خدا کا ... مادے کا وجود اپنا ہے اور روح کا اپنا
افعال کا بہی ملتا قدم ہی سے ہو ڈانڈا ... اعمال نہوتے تو نہ تہا کچھہ بہی ہویدا

اور کہتے ہو پرواہ سے جگ کو بہی انادی
پہر یہ تو کہو کیا رہی حاجت ہی خدا کی

نیوگی مسافر

ہو نیستی سے ہستی عالم یہ غلط ہے ... کل دینون سے اسلام ہو اعظم یہ غلط ہے
پیدا ہو سب انسانون کا آدم یہہ غلط ہے ... کوثر کا ہو آب چہ زمزم یہ غلط ہے

حق یہ ہے کہ کوئی بہی عقیدہ نہین سچا
جو عقل سے خارج ہو وہ دعویٰ نہین سچا

اسلامی رہبر

یہ کس نے کہا نیست سے ہے ہستی عالم ... بے شبہ ہے اسلام سب ادیان سے اعظم
سچ ہے کہ دیانندی نہین بچہ آدم ... اولاد ہنومان یہان سب ہے یہ فراہم